فلسطینی عرب سے

زمانہ اب بھی نہیں جس کے سوز سے فارغ
میں جانتا ہوں وہ آتش ترے وجود میں ہے
تری دوا نہ جنیوا میں ہے، نہ لندن میں
فرنگ کی رگِ جاں پنجۂ یہود میں ہے
سُنا ہے میں نے، غلامی سے اُمتوں کی نجات
خودی کی پرورش و لذتِ نمود میں ہے!

☆☆☆☆☆☆

مشرق و مغرب

یہاں مرض کا سبب ہے غلامی و تقلید
وہاں مرض کا سبب ہے نظامِ جمہوری
نہ مشرق اس سے بری ہے، نہ مغرب اس سے بری
جہاں میں عام ہے قلب و نظر کی رَنجوری

☆☆☆☆☆☆

محراب گل افغان کے افکار

(1)

میرے کہستاں تجھے چھوڑ کے جاؤں کہاں
تیری چٹانوں میں ہے میرے اب و جد کی خاک
روزِ ازل سے ہے تو منزلِ شاہین و چرغ
لالہ و گل سے تہی، نغمۂ بلبل سے پاک
تیرے خم و پیچ میں میری بہشتِ بریں
خاک تری عنبریں، آب ترا تاب ناک
باز نہ ہوگا کبھی بندۂ کبک و حمام
حفظِ بدن کے لیے رُوح کو کردوں ہلاک
اے مرے فقرِ غیور فیصلہ تیرا ہے کیا
خلعتِ انگریز یا پیرہنِ چاک چاک

☆☆☆☆☆☆